سوال

(394) فقر کی صورت میں بیٹے اور دادا کو زکوۃ دینے کا کیا حکم ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا باپ اپنے ایسے بیٹے کو زکوٰۃ دے سکتا ہے جو ایک عرصے سے باپ سے علیحدہ ہے۔ اس کی کفالت میں نہیں۔ اس کی دینی حالت بھی اچھی نہیں۔ کبھی کبھار نماز میں غفلت کر جاتا ہے۔ وہ کافی عرصہ سے باپ سے علیحدگی اختیار کر چکا ہے۔ اور اس وقت اس کی مالی حیثیت انتہائی کمزور اور قابلِ رحم ہے؟

(۲) اسی طرح کیا باپ اپنے غریب مستحق داماد کو زکوٰۃ دے سکتا ہے یا نہیں۔ یَنُوا تُوجرُوا (۲۱ جولائی ۱۹۹۵ء)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

باپ اپنے سے الگ رہنے والے محتاج بیٹے کو زکوٰۃ دے سکتا ہے۔ چنانچہ ''صحیح بخاری'' میں ہے ایک شخص نے صدقے کا مال مسجد میں رکھا تاکہ کسی مسکین کو دے دیا جائے۔ اتفاقاً اس کے بیٹے نے آکر اٹھا لیا۔ باپ کو معلوم ہوا تو کہا: 'وَاللّٰہِ مَا اِیَّاکَ اَرَدْتُ'' میں نے تجھے دینے کا ارادہ نہیں کیا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ کے پاس معاملہ آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

لَکَ مَا نَوَیْتَ یَا یَزِیدُ وَلَکَ مَا اَخَذْتَ یَا مَعْنُ' (صحیح البخاری، باب اِذَا تَصَدَّقَ عَلَی ابْنِهٖ وَهُوَ لَا یَشْعُرُ، رقم: ۱۴۲۲)

''اے یزید تیرے لیے وہ کچھ ہے جو تو نے نیت کی یعنی تیرا صدقہ قبول ہے۔ اور اے معن تیرے لیے وہ کچھ ہے جو (محتاجگی کی صورت میں) تو نے لیا ہے۔ نماز کی غفلت دور کرنے کے لیے مسلسل اسے وعظ و نصیحت کرتے رہنا چاہیے۔

(۲) جب غربت کی صورت میں محتاج بیٹے کو زکوٰۃ دی جا سکتی ہے تو فقر کی صورت میں داماد کو بطریقِ اولیٰ دینی جائز ہے کیوں کہ وہ اصلاً اجنبی ہے۔ ان قرابت داروں سے نہیں جن کا خرچہ بذمہ سسر ہو بلکہ لڑکی کی شادی کی صورت میں باپ کے ذمہ اس کا خرچہ بھی نہیں رہا۔ اب کلی طور پر لڑکی کے نفقہ کا ذمہ دار شوہر ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد: 3، کتاب الصوم: صفحہ: 322

محدث فتویٰ